ھو الغنی

جلد ۳ نمبر ۲۰

غرض نقشیست کز ما یاد ماند + کہ ہستی را نمی بینم بقائے

مفتاح الاسرار

بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۶ء

فہرست مضامین

مفتاح اور دار التجارب

چہ خوش زد مثل شاہ گوئندگاں
کہ یابندگانند جوئندگاں

کچھ عرصہ سے یہہ سوال در پیش تھا کہ آیا رسالہ مفتاح الاسرار اور دار التجارب دونوں کا قائم رکھنا مناسب ہے یا کوئی دوسرا طریقہ بہتر نکل سکتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ قریباً تمام برادران نے یک زبان ہو کر اپنے خطوط سے ثابت کر دیا دار التجارب اور رسالہ مفتاح میں سے کسی ایک کی بھی جدائی سخت تکلیف دہ ہوگی چار برس کی لگاتار کوشش سے تو یہ نتیجہ پیدا ہوا ہے کہ دار التجارب قائم ہو گیا (جو فخر آجتک کسی ہندوستانی اخبار کو نصیب نہیں ہوا) بھلا اب ایسی محنت اور زر کثیر سے حاصل کئے ہوئے نتیجہ کو جو منزل مقصود کا زینہ ہے پست ہمتی سے کس طرح توڑا جا سکتا ہے بقول ؎

یاد آئے گی تجھے میری وفا میرے بعد

الغرض: (۱) قریباً جملہ ممبران نے مندرجہ ذیل دلائل سے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا ہے کہ دار التجارب اور مفتاح الاسرار دونوں کا حقیقی جوڑا ہے۔ کیونکہ اگر دار التجارب ادنےٰ دھاتوں تانبہ لوہے وغیرہ کی بیماریاں رفع کر کے ان کو درجہ کمال پر پہنچانے کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے تو مفتاح الاسرار جسمانی بیماریوں کے علاج کے اعلےٰ ترین نسخہ جات پیش کرتا رہتا ہے۔

(۲) دار التجارب اگر صرف دنیاوی دولت حاصل کرنے کا طریقہ تلاش کر رہا ہے تو مفتاح الاسرار علمی تعلیم۔ اخلاقی مضامین تصوف اور علمائے ماہرین کے خیالات کی اشاعت کے ذریعہ آئینہ دل سے زنگ جہالت ہٹا کر اس میں ہمیشہ کی زندگی اور دوامی دولت کے راستہ کا عکس ڈالتا ہے۔

(۳) دار التجارب اگر کیمیائی نسخوں کا تجربہ کر کے غنی ہونے کا متلاشی ہے تو رسالہ مفتاح الاسرار صنعت و حرفت کے سہل سہل نسخہ جات کے ذریعہ فوراً پیٹ

پھرنے اور روٹی کمانے کا سبق دیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ برادران کو فائدہ پہونچانے میں دار التجارب اور رسالہ مفتاح الاسرار دونوں برابر سرگرم ہیں اور کوئی سادو سنگ سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرتا۔ پھر کیا ظلم ہوگا کہ ایسے سچے جوڑے کو علیحدہ کیا جاوے کوئی سوسائٹی بغیر لیے ایک اخبار رکھے ہوئے سوسائٹی نہیں کہلا سکتی تبادلہ خیالات کا ذریعہ بغیر اخبار کے دوسرا ہو نہیں سکتا۔ پس اب جبکہ برادران کی طرف سے ہمکو ایسے ہمت بھرے ہوئے اور استقلال آمیز الفاظ پہونچ چکے ہیں۔

تو اب ہم اپنی قوت پر بھروسہ رکھکر مندرجہ ذیل اعلان کرتے ہیں

(۱) یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے عملی کام پورے زور اور قاعدہ کیساتھ شروع ہوگا

(۲) دار التجارب کے ممبر صرف وے صاحب ہونگے جو دس روپیہ ایکمشت زر داخلہ ادا کریں اور سال بھر تک ایکروپیہ ماہوار زر چندہ ادا کرتے رہیں زر داخلہ صرف ایکبار لیا جائیگا۔

(۳) ذی حیثیت فراخدل ممبر صاحبان مثلاً سردار کرم سنگھ صاحب مولوی محمد مہدی حسین صاحب عدنی جو زیادہ رقم بھی عطا فرماوینگے وہ نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کی جاوے گی اور یہ صاحبان معاونین کہلائیں گے۔

(۴) ممبران کی تعداد ایکصد سے زیادہ نہ ہوگی اور چونکہ نصف سے زیادہ ممبر پہلے ہی موجود ہیں اسلئے باقی برادران جو سچے دل سے ممبر ہونا چاہیں ماہ فروری کے اندر اندر زر داخلہ بھیجدیں ورنہ بعد میں شکایت معاف۔

(۵) مفتاح الاسرار کی سالانہ قیمت بدستور تین روپے رہے گی

(۶) ممبران سے اخبار کی قیمت نہیں لی جائے گی اور دار التجارب کے تجربات کی ڈائری انکو رسالہ کے ہمراہ پہونچتی رہے گی

(۷) اگر کسی ممبر صاحب کا چندہ تین ماہ مسلسل موصول نہ ہوگا ان کا نام فہرست ممبران سے خارج کر دیا جائے گا اور انکی رقم جمع شدہ سوخت ہو جائے گی

(۸) ممبر صاحبان اگر بطور خود کوئی نسخہ تجربہ کرنا پسند کریں گے تو ان کو کوئی کامل

ضرور بھیجتے رہنا ہوگا۔ ایسے ممبران اپنا نام فوراً لکھ بھیجیں کیونکہ اسوقت کمیٹی کی نظر میں صرف دس نسخے طلائی ایسے آئے ہوئے ہیں جن کے تجربہ کی ممبران مشتاق کو اجازت دیجا سکتی ہے۔ یہ دس نسخہ جات منقسم ہو چکنے کے بعد کسی دیگر ممبر کو کمیٹی کے آئندہ انتخاب نسخہ جات کا منتظر رہنا پڑیگا۔

(۹): سردار کرم سنگھ صاحب ممبر کمیٹی نے علاوہ مالی امداد دار التجارب کے بطور خود تجربات کرنے کے لئے بھی پچاس روپیہ ماہوار کا خرچ اپنے ذمہ گوارا کیا ہے اور آپکے تجربات کی ڈائری بھی دار التجارب کی ڈائری کے ساتھ درج ہوا کریگی کیا اچھا ہو کہ دوسرے ذی جاہ ممبر صاحبان بھی اسی طرح اپنی علو ہمتی کا اظہار فرمائیں۔ اسطرح کامیابی بہت جلد ممکن ہے۔

(۱۰) خدا نخواستہ اگر کوئی ممبر مر جائے تو اس کے پسماندگان سے ایسا ہی سلوک روا رکھا جائیگا جیسا اس ممبر کے ساتھ اس کی حیات میں رکھا جاتا ہے۔

چونکہ اب منزل مقصود پر جلد پہونچنا اور عملی طور پر ممبران کے فائدہ کی صورت نکالنے کا مصمم ارادہ ہے اسلئے کام اسطرح شروع ہوگا۔

(الف) - تانبہ کو لا کلک کیا جائیگا۔ اور سیسہ۔ جست۔ رانگ۔ لوہا وغیرہ دھاتوں کو مطابق ہدایات کتب کیمیائے مغربی مصفا اور مطہر کرکے دار التجارب میں بغرض فروخت رکھا جائیگا جو صرف ممبران کو اصل قیمت پر ملیگا یہ کسقدر مفید ہوگا اسکا اندازہ وے خود کر سکیں گے

ب۔ چاندی کو مرزن کیا جائیگا کیونکہ بغیر ترزین کئے ہوئے چاندی کو اگر ہم سونے کے ہمرنگ بناتے ہیں تو اس کا رنگ ایسا نہیں پختہ ہوتا جیسا کہ ہونا چاہیئے۔

ج۔ نایاب اکسیر اجسام کے نسخے تیار کرکے دو ممبروں میں تقسیم کی جایا کریگی۔

د۔ شنگرف۔ شورہ۔ گندھک۔ ہڑتال وغیرہ کو قائم النار اور کشتہ کرکے ہر اور ان کو بہم پہونچائے جانے کے لئے موجود رکھا جائیگا۔

س۔ پارہ کو چاندی کے کشتہ سے خواہ برادہ سے گرہ کرکے نشست لئے مختلف مستند دیجاوینگی۔

ص۔ ان سب کے علاوہ جو نسخہ ممبر صاحبان تجویز فرمانا وقتاً فوقتاً مناسب

سمجھیں گے اسپر عمل کیا جائیگا۔

ضروری اطلاع

(۱) مخفی نکات و (۲) مرنیکے بعد کی زندگی

میں نے پہلے ہی ستمبر ۱۹۳۵ء کے مفتاح الاسرار میں صاف طور پر اعلان کر دیا تھا کہ ۱۵ اکتوبر کے بعد میرے پاس یہ کتب نہ رہویں گی مگر برادری مفتاح میں سے اب بھی بعض اصحاب تحریر فرماتے ہیں کہ کتاب بھیجدو سکو بوجہ بیماری وغیرہ فرصت منگوانے کی نہ ہوئی لہذا مکرر عرض ہے کہ اب ان کتب کے ملنے کا پتہ ذیل ہے اور شرح قیمت بھی وہی ہے جو سابق درج ہو چکی ہے:-

قاضی سید غلام جیلانی صاحب تجارہ (راجپوتانہ)

نوٹ۔ دیہات والے اصحاب کتاب مخفی نکات طلب نہ فرمادیں یہ صرف باشندگان شہر کے لئے ذریعہ معاش ہو سکتی ہے۔ گاؤں میں کسی نسخہ کو بنانے کے لئے دوا تک ملنا مشکل ہے چہ جائیکہ کوئی چیز بنا کر فروخت کی جاسکے۔ فقط   جسونت سنگھ

ہیڈ ماسٹر

مس لاظل

غالباً ہمارے بہت سے ناظرین ابھی تک یہ بھی نہیں سمجھتے کہ مس لاظل کسے کہتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر کچھ روشنی ڈالی جائے۔

مس لاظل اس مصفّٰی تانبہ کو کہتے ہیں جسے آگ میں تپا کر ہوا میں سرد کرنے سے رنگت متغیر نہ ہو۔ عام تانبہ آگ میں تپانے سے سیاہ ہو جاتا ہے اور ٹھنڈا ہونے پر سیاہی اسی طرح قائم رہتی ہے۔ جو تانبہ رنگ نہ بدلے وہ مس لاظل کہلاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

ہم نے پارہ بھی سارا مارا۔ گندک کا تیل بھی بنایا اور تانبہ کی سیاہی بھی دور کی لیکن ابھی تک اکسیر بنانے پر قدرت نہیں ہوئی۔ اس مضمون کو دیکھ کر ہمارے ناظرین ضرور اس امر کے ملتجی ہونگے کہ جب ہم نے یہ تینوں کام نایاب زمانہ کئے ہیں تو پھر ان کے اظہار میں کونسی چیز مانع ہے اسکا جواب یہ ہے کہ پارہ کیمیاوی فعل نہیں دکھاتا۔ اس لئے شائقین کیمیا کے لئے یہ بیکار ہے گندھک کے تیل نے علیٰ ہذا کوئی فعل نہیں کیا لہذا وہ بھی کیمیاگروں کے مطلب کا نہیں۔ تانبہ ضرور کارآمد ہے لیکن ہم سے اکثر شبہ بنا دوسری مرتبہ نہ بنا اور پھر ہم خاص وجوہات کے باعث تکرار عمل سے قاصر رہے۔ ہاں ان اعمال سے یہ ضرور ثابت ہو گیا کہ مذکورہ بالا شعر غلط ہے اور ان تینوں کا بن جانا غیر ممکن نہیں ہے۔ کشتہ پارہ اور روغن گندک کی ترکیبیں تو نظرانداز کرتے ہیں البتہ مس لاظل جسطرح ہم نے تیار کیا من وعن تمام قصہ آپکی نظر کرتے ہیں۔ صاحب ہمت اگر کوشش کریں تو کیا عجب ہے کہ یہ مرحلہ اس سہل ہمروزہ عمل سے حل ہو جائے

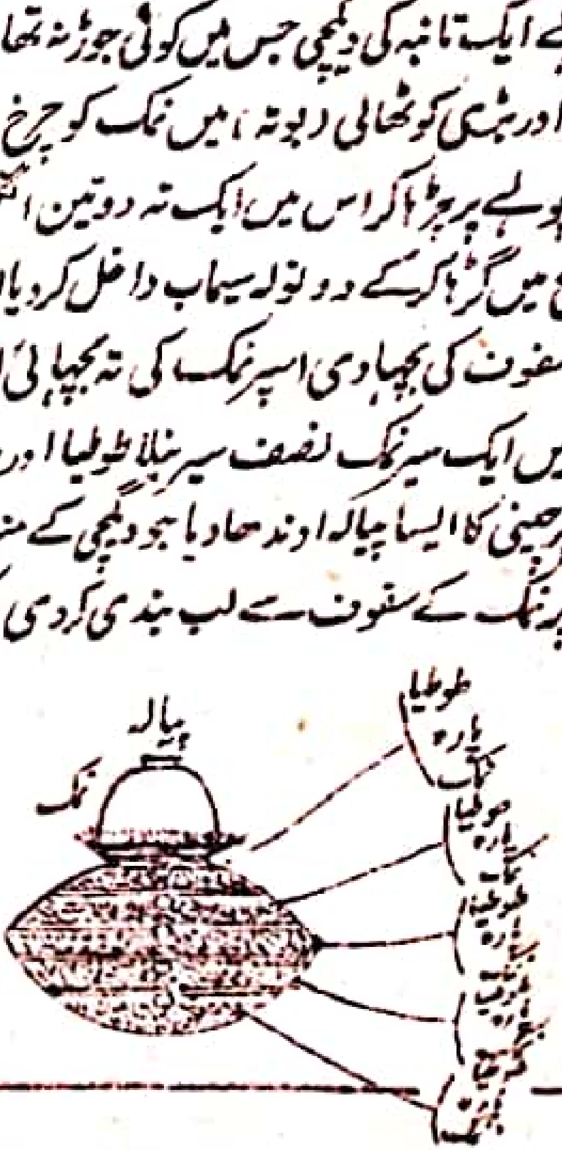
سنہ ۱۹۰۶ء میں ذیل کی ترکیب کسی جگہ پہ لکھی ہوئی ہماری نظر سے گذری ہیں نسخہ کی سہولیت عمل اور معقول تدبیر عملی نے آمادہ کیا کہ اسکا تجربہ کیا جاوے۔ لیکن

اتفاق سے ۱۹۰۹ تک ہمیں موقعہ ہی نہ ملا کہ اس نسخہ کا تجربہ کرتے۔

سنہ ۱۹۰۹ء میں جب ہماری تعیناتی لاہور میں تھی تو مخدومی جناب علامہ صاحب کنتوری نے اپنے ایک نوآموز شاگرد کو ہمارے پاس اس غرض سے بھیجا کہ ہماری نگرانی میں تربیت پاوے اور متفرق مبتدیانہ عمل میں عملی نکات کی باتوں کو سیکھے۔

چنانچہ اس نوجوان کے آنے پر جب اس کا سلسلہ تعلیم جاری تھا۔ ہمیں کئی عملی کام کرانے کا موقعہ ملا اور ہماری تمام توجہ ان دنوں کیمیاوی تجربات کی طرف ہوگئی اسی دوران میں ہمیں اس نسخہ کا بھی خیال آیا چنانچہ ہمنے یہ نسخہ جناب علامہ صاحب کو لکھا اور رائے طلب کی اتفاق سے جناب ممدوح نے اپنی کثیر مصروفیت کے باعث اس نسخہ کی طرف چنداں توجہ نہ کی اور جواباً یہ فرمایا کہ تعجب ہے تمہارے جیسا محقق فن اور اصول کا سمجھنے والا ایسے نسخہ کا دلدادہ ہو خیر دوبارہ ہمنے صاحب ممدوح پر اپنے دلائل سے نسخہ کی خوبی کا اظہار کیا اور بالآخر انکو متفق الرائے کرکے اس عمل کو شروع کر دیا۔

پہلے ایک تانبہ کی دیگچی جس میں کوئی جوڑ نہ تھا خریدی پھر ایک سیر نمک طعام لیکر اسکو پسوایا اور مٹی کی کٹھالی (بوتہ) میں نمک کو چرخ دیا پھر اس نمک کو باریک کر لیا اور دیگچی کو چولہے پر چڑھا کر اس میں ایک تہ دو تین انگل موٹی نمک کی بچھائی اس نمک کے بیچ میں گڑھا کر کے دو تولہ سیماب داخل کر دیا اس پر ایک انگل موٹی تہ نیلہ طوطیا کے سفوف کی بچھادی اس پر نمک کی تہ بچھائی اسی طرح پانچ تہ ہر ایک چیز کی دی جس میں ایک سیر نمک نصف سیر نیلا طوطیا اور دس تولہ سیماب صرف ہو گیا۔ اس دیگچی کے اوپر چینی کا ایسا پیالہ اوندھا دیا جو دیگچی کے منہ پر پورا آ گیا اس پیالہ اور دیگچی کے جوڑ پر نمک کے سفوف سے لب بندی کر دی دیکھو نقشہ



مراسلات

نمک قائم النار اکسیری

نمک کیا شے ہے اس کے کیمیاوی اجزا اس کے اقسام طبیعت افعال و خواص یہ تو ہم پھر کبھی لکھیں گے لیکن اسوقت صرف اسقدر لکھتے ہیں کہ یہ قائم کیونکر ہوتا ہے واضح ہو کہ اگر نمک کو آگ میں ڈالیں تو یہ تڑپتا ہے اور اس میں سے اجزاء نکلنے لگتے ہیں اس کے بعد یہ تڑخنے لگتا ہے اور جب یہ سب کچھ ہو چکے تو اسے باہر نکالکر سرد ہوئے معلوم کرکے اگر وزن کیا جاوے تو وزن میں کم نکلتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ اس کے اندر جو مائیت (رطوبت) تھی وہ آگ کے ذریعے گیس بنکر نکل گئی یا بہت سی کم ہو گئی پس اسی بات کو مدنظر رکھکر اگر ایک مقررہ مقدار نمک کو بار بار آگ کے تاؤ میں رکھیں تو وہ دو تین دفعہ وزن میں گھٹیگا لیکن پھر وزن کا گھٹنا بند ہو جاوے گا۔ اس کو قائم کرنے کا یہ پہلا زینہ ہے اور اسی ترکیب کو بڑھانے اور ادل بدل کرنے سے اس کو کیمیاوی قائم النار کر لیتے ہیں جس کی ترکیب ذیل میں درج کی جاتی ہے:-

(۱) ششہ نمک کو کسیقدر لیکر باریک پیس لیں اور اس کے دو حصے کریں بالفرض دس تولہ نمک ششہ لیکر باریک پیسیں اور اس میں سے پانچتولہ ایک کلیا میں ڈالیں جس میں کسیقدر خلا باقی رہے یعنی کچھہ حصہ کلیا کا خالی رہے پس پانچتولہ پسا ہوا نمک کلیا میں ڈالکر اس کا منہ کھلا ہی رہنے دیں اور آگ میں رکھدیں جب دس منٹ تک وہ خوب آنچ کھالے اور کلیا و نمک آگ کے ہمرنگ سرخ ہو جاویں تب اس کو باہر نکالے اور سرد کر کے نمک کا وزن کرے جسقدر وزن کم ہوا ہوا سیقدر اور پسا ہوا نمک ملاکر پھر ایک منٹ کھرل کرے اور پھر بدستور سابق آگ میں رکھدے اسی طرح آنچیں دیتا جاوے اور نقصان کو پورا کرتا جاوے حتی کہ اسکا وزن قائم ہو جاوے یعنی جتنا نمک پہلی مرتبہ رکھا تھا وہ [illegible] ہو جاوے اب یہ نمک آگ میں کم نہیں ہوگا خواہ کتنی آنچ دی جاوے [illegible]

(۲) [illegible] آگ [illegible] لاکر [illegible] اس [illegible]
[illegible] اور [illegible]

کہ وہ آگ کی طرح سرخ ہو جائے اسوقت پسی ہوئی سمندر جھاگ بقدر ماشہ یا ڈیڑھ ماشہ اس میں ڈالیں جس کے پڑتے ہی نمک پانی کیطرح ہو جائیگا اور جس طرح چاندی چرخ کھاتی ہے اسی طرح چرخ کھائیگا جب چرخ کھا چکے گا تو نمک پھر سخت ہو جائیگا پھر تاؤ دیکر دوبارہ چٹکی ڈالیں وہ پھر پانی کی طرح بہنے لگے گا اور چرخ کھاویگا اسی طرح سات مرتبہ کریں اب سرد کرنے پر یہ نمک نہایت سنگین اور ایک جسم معلوم دیگا توڑنے پر مشکل سے ٹوٹے گا اور پسنے پر مشکل سے پسے گا اسے ہوا سے محفوظ بند کر کے رکھو۔

(۳) سرخ نمک جسقدر چاہو لاکر باریک پیس لو اگر دس تولہ نمک ہو تو آدھ سیر پانی میں گھولدو اور ۲۴ گھنٹہ کے بعد مقطر لیکر نصف پانی آگ پر اڑا دو اور باقماندہ نصف کو نتھا کر مقطر لو اس کو پھر آگ پر اتنا پکاؤ کہ نصف جلجائے پھر مقطر لو غرضیکہ اسی طرح ہر بار نصف پانی جلاتے جاؤ اور مقطر لیتے جاؤ چند مرتبہ میں تمام پانی اُڑ جائے گا اور صرف نمک نہایت لطیف اور صاف باقی رہجائے گا پھر اسے دو چند پانی میں گھولکر یہی عمل جاری کرو کہ چند بار تکرار عمل سے پھر پانی بتدریج جلجائے اسی طرح سات مرتبہ یہ عمل کرو اب اس نمک میں خواص کی طاقت پیدا ہو جائے گی اور یہ قائم النار بھی ہوگا اسوقت جتنا یہ نمک ہو اس کا دسواں حصہ انڈوں کی سفیدی ملاؤ اور ایک ہفتہ کھرل کرو جب سفیدی جذب ہو جائے تو پھر اسقدر دوبارہ ملاکر پھر ایک ہفتہ کھرل کرو الغرض ۴ مرتبہ ایسا کر کے گولیاں بنالو اور بذریعہ پتال جنتر کشید کرلو نہایت رقیق رنگدار تیل نکلیگا یہ تیل پارہ کو قائم اور گندک کو سفید کرے گا۔

جو نمک سمندر جھاگ کے ذریعہ چرخ دیکر قائم النار کیا گیا ہے اگر اس کو باریک پیسکر اس کے درمیان پارہ رکھکر کلیا کا منہ بند کر کے بھڑکا کی آگ دیں تو پارہ گاڑھا اور قائم النار ہو جاتا ہے۔ ایک تولہ پارہ کو ۵ تولہ نمک اور ایک سیر آگ کافی ہے۔ آگ تین دفعہ دینی چاہئے۔ ایک دفعہ آگ دی جب سرد ہو گئی تب دوبارہ اسیقدر آگ پھر دیدی اسی طرح تین بار کرنا چاہئے اور ہر دفعہ اسقدر وقفہ دیں کہ کلیا بالکل سرد ہو جایا کرے۔ (بابو غلام نبی صاحب)

رسالہ مفتاح الاسرار کے نمایاں کارنامے

وہ دن کیسا مبارک تھا جب معزز ایڈیٹر صاحب اور مولوی غلام حسنین کنتوری صاحب نے بیروزگار غربا ہند کو سچے اعمال دستکاری صنعت و حرفت سکھلانے اور شائقان علم کیمیا مغربی کو بے معنی پھونکا جلائی سے بچاکر اصلی اصول علمی سے واقف ہونے کی غرض سے ماہواری رسالہ جاری کیا تھا۔ ان ہمدرد قوم بزرگان نے ایثار نفسی کے جو جو ثبوت پیش کئے ہیں اُن سے کون ناواقف ہے ابتدا میں رسالہ کے خریداران کی تعداد صرف پانچ تھی لیکن رسالہ پانچسو کی تعداد میں چھپایا گیا اور کئی مہینوں تک پورا نقصان قریب پچاس روپیہ ماہور کے اُٹھاکر ایڈیٹر صاحب نے رسالہ کو جاری رکھا۔

سچ ہے بڑے آدمی بڑا دل رکھتے ہیں اور خداوند کریم کو جنسے بڑا ہی کام کروانا منظور ہوتا ہے اور چونکہ ایسے بڑے کام کی ذمہ داری تحریک قلبی سے ہوتی ہے۔ جسکو بالفاظ دیگر مشیت ایزدی کہنا بیجا نہ ہوگا پس اس کام میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا کا شکر ہے کہ آج رسالہ کے خریداروں کی تعداد بجائے اکائی اور دہائی کے سینکڑوں سے بھی تجاوز کر گئی ہے اور اگر گذشتہ سے آئندہ کے لئے نتیجہ نکالنے کا طریقہ صحیح ہے تو بڑے دعوے کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ عنقریب ہمارے رسالے کی تعداد ہزاروں سے بڑھ نکلے گی۔ کیونکہ ہم بخوبی دیکھ چکے ہیں کہ اس عرصہ تین سال میں کئی دوسرے تجارت اور دستکاری سکھلانے کے دعویدار اخبار جاری ہوئے اور برسات کے مینڈکوں کی طرح چند روز غٹر غوں کر کر آخر سوراخوں میں پوشیدہ ہو گئے۔ یہ فخر مفتاح الاسرار کو ہی حاصل ہے کہ دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے اور دوسرے رسالوں کی طرح پیچھے ہٹنا تو کجا جدید برگ نئے بڑھتا اور محالات کا سر قلم کرتا جا رہا ہے۔

(ایک دیرینہ خریدار)

دار التجارب نے درحقیقت اکسیر پیش کردی

میری رائے ناقص میں رسالے کی نسبت جو کام اپنے ذمے مفت لگا رہے ہو آپ قوم مردہ کی نسبت سب کچھ کر رہے ہو جب قوم ہی کچھ نہیں کرتی تو لازم

کہ اب آپ اپنا وقت اور مال عزیز مردہ قوم کے پیچھے مت لگاؤ۔ بہتر ہے کہ رسالہ بند کر کے اب دار التجارب کی خدمت کرو تاکہ کچھ نہ کچھ حصول مطلب ہو جاوے دیکھو دار التجارب اب بہ حیثیت باطنی اعلےٰ درجہ پر عروج فرما رہا ہے۔ قوم اکسیر اکسیر چاہتی تھی دار التجارب نے اکسیر قوم کے سامنے پیش کر دکھائی۔ یعنی الحذر اکیا ہے مفتاح تراکیب برانی و جولانی کا مار الہی۔ بس کتب مطبوعہ نے یہی تراکیب برانیات کو ظاہر کرتے ہوئے اکسیر حقیر کو بھلا پتا بتا دیا۔ آگے قسمت ہر ایک کی چاہے ہدایت یا فتنہ ہو چاہے خیال ہے آپنے خدمت قوم کا حق ادا کر دیا

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

آپکو اللہ تعالےٰ اس خدمت لائقہ کا اجر عظیم دنیا و آخرت میں عطا کرتے ہوئے آپ کے مقاصد دلی بر لائیگا۔ آمین۔ ساتھ ہی مجھ عاجز کو بھی دعا، فاتحہ بالخیر سے فراموش نہ فرمادیں۔ (مولوی محمد صدیق صاحب مدنی)

(ایڈیٹر) متذکرہ بالا خط سے جو ہمارے معزز و محترم برادر مولوی محمد صدیق صاحب نے بھیجا تھا جو ممبران کمیٹی میں سب سے زیادہ چندہ دینے والے ممبر ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنکو خدا نے چشم بصیرت عطا کی ہے اور جو اس علم سے واقف ہیں وہ خاص باتوں کو کس طرح تاڑ جاتے ہیں اور ہماری خدمات کا جو اندھوں کی نظروں میں بے وقعت ہیں وہ کس طرح اعتراف کرتے ہیں خدا کرے کہ ایسے ایسے ذی فہم ممبر ہماری انجمن میں شامل ہوں سمجھدار چند ممبروں کا ہونا بے سمجھ ہزاروں سے بہتر ہے۔ یعنی "الحذر" جس کو دار التجارب میں تیار کیا گیا ہے اس کی قدر و منزلت وہی جانتا ہے جس کو علم سے واقفیت ہے یہ ایک نایاب چیز ہے جو اس کے نام سے ظاہر ہے۔ دار التجارب کے دوبارہ جاری ہو جانے کے بعد اس مفتاح کے جوہر منکشف ہونگے۔

ڈائری تجربات شاہی

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی

بیاد آر حریفان باده پیمارا

چند دن ہوئے کہ میرے ایک مہربان نے ایک کتاب مجلد سنہری قلمی لاکر دی اور فرمایا کہ اس کو بغور مطالعہ کرکے ہمیں اس کے مطالب و مقاصد سے آگاہ کرو۔ تجربے خاص رموز اور اصطلاحی الفاظ کی صراحت پوری پوری سمجھایئے۔ یہ کتاب علم کیمیا مشرقی کی نہایت اعلےٰ درجہ کی کتاب ہے۔ راقم نے کہا بہت اچھا دیکھوں گا اگر کچھ سمجھ ناقص میں آگیا تو عرض کردوں گا۔ میں نے اسکے کتاب لیکر رکھ لی بوجہ عدیم الفرصتی کے تا حال پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ تاہم جسقدر میرے مطالعہ میں آیا ہے اس کے مطالب سے اپنے برادران شائقین کیمیا کو بھی آگاہ کرتا ہوں کہ یہ کتاب علم کیمیا مشرقی میں ہے اس میں سہل سہل اور دوامی بوٹیوں سے کام لیا گیا ہے اس کتاب کے مرتب ہونے کی یہ وجہ معلوم ہوئی ہے کہ شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ خلد آشیاں کو جب اس علم کیمیا کا شوق کمال درجہ تک بڑھ گیا تو اس فن کے بڑے بڑے ماہر جوگی و سادھو دربار شاہی میں آنے لگے۔ یہاں تک کہ انکی زبانی یہ کتاب بزبان فارسی قلمبند ہوئی۔ بحکم شاہی جن جن نسخوں کا تجربہ ہوا انکی ڈائری مرزا خانم بیگ مہتمم تجربات لکھکر پیش کر دیتے تھے۔ جس علم و فن کی قدر و منزلت سلطان وقت کو ہو اس کا پایہ ہمارے ناظرین خود خیال فرما سکتے ہیں اور اب وقت اس علم صنعت الٰہیہ کو کہاں تک فروغ ہوگا جیسا کہ یہ علم حکمت جب کسی وقت عروج پر تھا۔ آج ویسا ہی تنزل کی حالت میں ہے بعض احادیث سے یہ امر ضرور ثابت ہوتا ہے کہ اب صنعت الٰہی کو ضرور ترقی ہوگی۔

شہنشاہ موصوف کے شوق کا پتہ اسوقت بعض بعض پرانی ساکھیوں سے ملسکتا ہے کسی نے کہا ہے:

چینچل ہنسل کبہ بتر تار   ناگنی دیکھو ایک ٹھار
مدہو ہنسا انی تھاوے   بھشتی بنکر اکبر پاوے

کتاب دربار اکبری میں لکھا ہے کہ بادشاہ جلال الدین اکبر نے اس علم صنعت میں یہانتک تتبع وتلاش کی آخر کو سونا وچاندی اپنے ہاتھ سے بناکر چھوڑا دیکھو دربار اکبری۔ اب ہم ایک نسخہ کی دائری جو مرزا خانم بیگ نے لکھی ہے ناظرین کے ملاحظہ کے لئے لکھتے ہیں وہ نسخہ یہ ہے۔

"تیل گندھک کی ترکیب جو جال ناتھ جوگی نے بتائی"

گندھک آملہ سار آدھ پاؤ۔ موم ایک دام روغن زرد ایک دام تینوں کو کچے میں ڈالکر نہایت نرم آنچ پر پگھلا دیں جب خاکستر کی نرم آگ پر پگل جاوے تو اس کو ذیل کے پانی تیار کردہ میں بجھاؤ دیں۔ پھر اس کبریت میں اسیقدر موم وروغن گاؤ دیگر ملاکر نرم حرارت پر گلاکر سرد کریں یہی عمل گیارہ مرتبہ کریں پانی تیار کردہ یہ ہے۔

عرق لہسن پاؤ پختہ۔ عرق پیاز پاؤ پختہ عرق لیموں کاغذی پاؤ پختہ عرق سنبھالو پاؤ پختہ ان چاروں عرقوں کو ایک جگہ جمع کرکے دو روز رکھیں پس جو علقہ سے صاف پانی نکالیں جب پانی خوب صاف ہو جاوے تو گندھک کو بجھاؤ دیں واضح رہے کہ برگ سنبھالو سے پانی نہیں نکلتا ہے لہذا آدھ سیر برگ سنبھالو کو باریک پیسکر ان میں حقہ کا گندہ پانی ملاکر گھوٹیں اور صافی میں چھان لیں یہ پانی اور کے پانیوں میں ملادیں اور کبریت کو بجھاؤ دیں۔ پھر اسی گندھک کو پگھلاکر شیر گاؤ میں گیارہ مرتبہ بجھاؤ دیں لیکن اول شیر گاؤ میں تھوڑا سا شہد خالص حل کرکے بجھاؤ دیں ہر بار قدرے موم وروغن زرد ہمراہ گندھک کے شامل کرکے گلاکر سرد کریں۔ پھر کبریت کو گلاکر شورہ قلمی قائم ایک درم آرد گلو ایک درم ہر دو کو کوٹ کر چٹکی چٹکی ڈالیں گندھک قائم النار ہو جاوے گی۔ کبریت قائم مذکور میں کچلہ مدبر ایک درم ملاکر دونوں کو عرق نیم میں ایکروز سحق کرکے گولیاں بناکر سکھلاکر بذریعہ شیشی روغن کشید کریں سرخ رنگ کا تیل برآمد ہوگا جو مثل خون کبوتر کے سرخ ہوگا۔ ایک خس مس پر لگاکر آگ میں سرخ کریں طلائے خالص سے بہتر ہوگا۔ اگر ایک رتی اس تیل کی ایکتولہ سیماب میں ملاکر آگ پر رکھیں سیماب شگفتہ ہوکر اکسیر ہو جائے گا۔ عامل نے تاکیداً کہا ہے کہ نااہل سے

سے مخفی رکھیں فقط

ڈائری - عمل از مرزا خانم بیگ۔

گندھک آملہ سار دس تولہ روغن زرد گاؤ ایک تولہ موم زرد تولہ تینوں کو کڑچھے میں ڈالکر دھیمی آنچ پر گلاکر عرق سیر عرق لیموں عرق سنبھالو جو ہر چہار عرق ڈیڑھ سیر پختہ کے تھے کبریت کو گیارہ مرتبہ بجھاؤ دیا گندھک کے ہمراہ قدرے قدرے روغن زرد بھی شامل کرلیا جاتا تھا اس کے بعد کبریت کی ہمراہ ہر بجھاؤ میں ۹ ماشہ روغن زرد شامل کر لیا جاتا تھا اگر گیارہ بجھاؤ شیر گاؤ سوا سیر میں ہوگئے۔ ہر بجھاؤ کے بعد گندھک ویسے پگھلنے لگی۔ اس گندھک میں سے قدرے پترہ مس پر ڈالکر آگ میں تپا کر دیکھا گندھک پانی ہو کر مس میں اتر گئی مس کی میل کچیل دور ہوگئی مطلق سیاہی نہ ہی اور نہ جلا ہی بلکہ اس کی سرخی اور بڑھ گئی نرمی کمال درجہ کی مس میں آگئی مرزا مذکور لکھتے ہیں:

ہمیں قدر ایں نسخہ بعمل آمدہ بود کہ نسخہ دیگر رسید۔

نسخہ یہ ہے۔ (از سکندر لال جوگی)

عرق پیاز تین پاؤ پختہ عرق لہسن تین پاؤ پختہ ان دونوں عرقوں کو ایک جگہ جمع کرکے ان میں ششیہ نمک ۹ ماشہ پھٹکڑی سفید ۹ ماشہ۔ سہاگہ ۶ ماشہ نوشادر چھ ماشہ باریک پیس کر ڈالدیں اور ایک دن دھوپ میں رکھ چھوڑیں پھر چر علقہ سے مقطر نکالیں یہ پانی تیار ہوگا پھر گندھک آملہ سار نیم پاؤ پختہ موم خالص ڈیڑھ تولہ روغن گاؤ ڈیڑھ تولہ ایک پیالی میں روغن۔ موم۔ کبریت آملہ سار تینوں کو نہایت ملائم آگ پر رکھکر پگھلادیں اور پانی تیار کردہ میں ڈال دیں یہی عمل تطفیہ کا اکیس مرتبہ کریں ہر بجھاؤ میں روغن و موم شامل کرلیا کریں۔ پھر شیر گاؤ میں گیارہ مرتبہ بجھاؤ دیں۔ پس گیارہ مرتبہ عرق تھوہر نیلی دار کے عرق میں جو بقدر ایک سیر کے ہو اس میں چونہ کلی تین تولہ ڈالکر رکھ چھوڑیں بعدہ نتھی لگاکر صاف مقطر کرکے۔ گندھک بجلی ہوئی کو بجھاؤ دیں۔ بعد ازاں اس گندھک کو گلاکر ۱۰ ماشہ شورہ قلمی قائم النار دس ماشہ آرد گلو کی چٹکی چٹکی ڈالیں اور نیز چھ ماشہ مغز جمالگوٹہ کی بھی چٹکی دیں گندھک قائم ہوکر تیل نکالنا ہو تو ترش چھاچھ یا سرکہ یا عرق ... سے ہمراہ سات عدد برگ پان سے کھرل کریں جب پانی و کبریت ایک جسم ہو جائے تو مغز جمالگوٹہ ۶ ماشہ میٹھا تیلیہ ۶ ماشہ کچلہ مدبر یعنی پانی میں بھگو کر مقرض کرکے ڈالیں

اور زردی بیضہ مرغ چار عدد ملا دیں ان سب کو باہم سحق کرکے حبوب خورد بنا کر شیشی آتشی میں بترکیب پاتال جنتر تیل کشید کریں تیل سرخ رنگ برآمد ہوگا کام میں لادیں اگر تیل نہ کشید کرنا ہو تو بعد قیام کبریت اس میں یعنی کبریت میں ۹ ماشہ شہد خالص ۹ ماشہ روغن گاؤ ملا کر سحق کرکے دو سکورہ میں بند کریں اور سوا سیر اوپلوں کی آگ دیں کبریت اکسیر ہو جاوے گی۔

شنگرف تیار کرنا ہو تو اسطرح کریں۔ کبریت قائم ایک دام سیماب مصفی نیم دام۔ شورہ قائم نیم دام تینوں کو شیشہ میں ڈالکر شنگرف تیار کریں اس شنگرف خام ساز کو عرقیات ذیل کا چودہ چودہ دیں۔ عرق یہ ہے:۔

عرق پیاز ایک سیر پختہ میں چونا ان بجھا ۱۰ ماشہ پھٹکری ۱۰ ماشہ نوشادر ۱۰ ماشہ ڈالکر ایک دن دھوپ میں رکھکر مجرور بعلقہ کرکے صاف مقطر کریں اس عرق سے شنگرف مذکور کو ایک پہر جید سحق کریں اور قرص بنا کر اس قرص کو کڑھی میں پھر باقی اسی عرق کا چودہ چودہ دیں شنگرف قائم ہوگا اب اس شنگرف کو اسطرح سگفتہ کریں ق پیاز آدہ سیر عرق لہسن آدہ سیر ان کو ایک جگہ کرکے ان میں دس ماشہ مین پھل دس ماشہ ریوند چینی ۱۰ ماشہ انبہ ہلدی ۱۰ ماشہ ترپھلہ سائیدہ ڈالکر مجرور بعلقہ کرکے صاف کریں اس پانی سے شنگرف مذکور ایک دام کا فوراً ریاحی ۲ ماشہ مرچ سیاہ ایکماشہ کو عرق صاف سے دوپہر کھرل کریں قرص بنا کر دو سکورہ میں بند کرکے سوا سیر اوپلہ کی آگ دیں۔ سید شفتہ برآمد ہوگا جو اکسیر غنی ہوگا یہ ترکیب کمل واکمل ہے کمند رائے ساد ہوکا مقولہ ہے کہ بیس بار کا تجربہ میرے گورو کا ہے اور تین بار کا تجربہ میرا ہے بے شبہ مجرب ہے۔

چٹکی دینے کا یہ طریق اختیار کریں جو بہت اچھا ہے:۔ شورہ قائم انبہ ہلدی آرد گلو ہر ایک ۹ ماشہ۔ جالگوٹہ ۵ ماشہ ملاس پاپڑہ ۵ ماشہ مین پھل ۳ ماشہ ان چھ چیزوں کو باریک پیسکر دو حصے کریں گندھک کو نرم و ملائم آگ پر گلا کر ایک حصہ کی ہلکی چٹکی دیں اور دوسرے حصہ کو ایک پاؤ عرق لہسن میں ملاکر مجرور بعلقہ کرکے صاف کریں اور گندھک کو کڑاہی میں پگھلا کر تمام عرق لہسن صاف کیا ہوا ایک ہی دفعہ ڈال دیں نرم آگ پر اسوقت تک رکھیں کہ یہ تمام عرق کبریت مذکور میں جذب ہو جائے اور کام میں لائیں۔

زنری عمل بقیہ

مرزا خانم بیگ صاحب لکھتے ہیں مجھکو جب یہ ترکیب دوسری پہونچی تو مینے چاہا کہ
[illegible] عمل کیا جاوے مگر ایسا نہ ہو سکا کیونکہ میں کبریت کو بموجب نسخہ اول کے
گیارہ مرتبہ عرق میں اور شیرہ میں بجھا دے چکا تھا اور گیارہ مرتبہ شیرہ گاؤ میں سرد کر
چکا تھا یہ باتیں ضرور اختلاف میں آتی تھیں بطور یادداشت کے یہاں لکھا دیا گیا ہے
کہ عمل کرنے والے کو بصیرت حاصل ہو۔ بعد فراغت گیارہ بجھاؤ شیر گاؤ کے کہ ابھی
چکنی شیرہ دگلو کی نہیں دی گئی تھی۔ بموجب اس ترکیب دوسری کے جو کمندرائے
جوگی نے بیان کی عمل کیا گیا مگر گندھک وہی جو نسخہ اول میں حال ناتھ جوگی سے ملی
تھی عمل میں ڈالی گئی۔ عرقیات اسطرح تیار کیا گیا:۔ عرق نیم۔ عرق لہسن۔ عرق پیاز
عرق ارنڈ۔ عرق برگ بیری۔ سوائے عرق لہسن و پیاز کے باقی تمام عرق تین پاؤ تھے
عرق لہسن و پیاز ایک سیر تھا ان عرقوں کو ایک جگہہ جمع کرکے دو دام چونہ کلی
ڈالکر رکھیں بعد ایک دو روز کے بجز و بعلقہ کرکے صاف پانی محفوظ کرلیں اس میں نوشادر
و نمک سنگ و سمندر جھاگ ہر ایک ۹ ماشہ پھٹکری سہاگہ ۳ ماشہ صاف میں حل کرکے
مقطر بجز علقہ کرکے تیار کیا ہوا موجود تھا۔ مینے چاہا اکیس بار کبریت مذکور کو گلا کر
سرد کروں ہر گداز میں گندھک دیر گداز ہونے لگی تھوڑا سا روغن زرد بھی ملا کر گداز کیا
تب بھی گندھک اچھیطرح نہ پگھلتی تھی۔ اس کبریت کو کڑاہی میں ڈالکر تھوڑا تھوڑا عرق بطور
چودہ جذب کیا گیا کبریت مثل پتھر کے کڑاہی میں منجمد ہوگئی تھی مشکل سے ظرف سے چھڑائی گئی
پس ادویہ کی چنگی یعنی شورہ قلمی قائم ۹ ماشہ۔ انبہ ہلدی ۹ ماشہ گلو ۹ ماشہ جمال گوٹہ ۳ ماشہ
مین چھال ۳ ماشہ۔ پلاس پاپڑہ ۳ ماشہ ان تمام کو باریک پیسکر دو حصے کئے گئے کبریت
کو ہمراہ روغن زرد ایک دام گداز دیکر حسب پلی چنگی دی گئی یہانتک کہ گندھک منجمد ہوگئی پھر قدرے
روغن زرد دیکر پگھلائی گئی تاہم نصف سوختہ ہو جلنے کے ادویہ کی چنگی دوسری کا عمل مکمل
نہ ہو سکا حصہ دوم ادویہ چنگی کو عرق [illegible] بعلقہ کرکے کبریت میں جذب کر دیا
گیا [illegible] کرکے [illegible]
کر لی [illegible] ۱۲ [illegible]
آتشی شیشی میں [illegible] جیسے مس کو پورا

مفرد ادویات معہ خواص

ذیل کا مضمون ایک نہایت مفید پیرایہ میں لکھا گیا ہے
سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی مضامین قابل توجہ اور مرغوب
ہوتے ہیں۔ اگر ہمارے معزز مضمون نگار اسی طرح
کے دلچسپ اور معنی خیز مضامین سے مفتاح کو مزین فرمایا کریں تو یقیناً
یہ رسالہ بے نظیر ہو کر فوراً ترقی کر جاوے۔ اگر ایسے مضامین ہمیں میسر
ہوں تو پھر بھرتی کے خطوط کے اندراج کی کبھی ضرورت نہ رہے۔ امید ہے
کہ ہمارے ناظرین ہمارے برادر معظم تلطفی صاحب کے اس مضمون سے
مسرور ہونگے اور آئندہ بھی برابر ان کی معلومات سے مستفید ہوتے رہینگے

(ایڈیٹر)

ہڑتال۔ اسکو عربی میں زرنیخ اور علم اور علم کیمسٹری یعنی علم العناصر میں آرسنک ٹرسیلفائیڈ کہتے ہیں۔ حکمائے الٰہیہ نے زرنیخ کی ذیل میں تین چیزوں کو شامل کیا ہے ایک تو زرنیخ اصفر یعنی ہڑتال کو دوم زرنیخ احمر یعنی منسل کو سوم اقسام رہیچ یعنی سنکھیا کو کیونکہ انکے تجربہ کے موافق سب کی تدبیر عملی اور نتیجہ واحد ہے۔ میں اس جگہ صرف زرنیخ اصفر یعنی ہڑتال کا بیان کرتا ہوں یہ دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہڑتال طبقی یا ورقی اور دوسری ہڑتال غیر طبقی۔ ہڑتال طبقی مثل ابرق کے پرت دار ہوتی ہے اور دوسری قسم کی بے پرت دار ہوتی ہے۔ اہل کیمسٹری یعنی عالمان علم العناصر کی تحقیق کے موافق ہڑتال سنکھیا اور گندھک سے مرکب ہے یہ کھلی ہوا میں آگ پر گرم کرنے سے شعلہ دیکر جلجاتی ہے مگر برتن میں بند کرکے اگر آگ پر رکھا جاوے تو بجائے شعلہ دیکر جلجانے کے پہلے پگھلتی ہے اور پھر تصعید ہو جاتی ہے۔ تیزاب شورہ اور ایکوا ریجیا جسکو عربی میں سلطان المیاہ اور ماء الذہب کہتے ہیں سے اس کی اجزا کی تفریق ہو جاتی ہے۔ امونیا وجہ سے کھار کے پانی میں یہ حل ہو جاتی ہے۔

حکمائے کیمیاوی کے تجربہ اور تحقیق کے موافق ہڑتال تدابیر بیاض یعنی چاندی بنانے کی ترکیب کے واسطے مخصوص ہے اس کی تدبیر کلی تبیض اور ترمیس ہے یعنی سفید کرنا اور مثل رانگ کے زود گداز کرنا اور قائم النار کرنا ہے سفید کرنے کیواسطے اہل کیمیا کے چار عمل مقرر ہیں ایک غسل۔ دوم طبخ سوم تصعید چہارم تکلیس ان سے

یہہ مقصود نہیں ہے کہ ہڑتال مجموعی طور پر ان چار اعمال مذکورہ بالا سے سفید ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر چہار اعمال مذکورہ بالا سے صرف ایک عمل سے ہڑتال سفید ہوسکتی ہے۔ سفید کرنے کے بعد اس کی ترصیص یعنی قایم کرنا ہے اور وہ بذریعہ میاہ و ادہان مبیضہ وملینہ کے کی جاتی ہے اب رہا اسکا فائدہ یعنی سفید و قایم ہونے کے بعد اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے وہ اگرچہ ذی علم عاقل کے واسطے بہت سے ہوسکتے ہیں مگر مختصر طور پر یہ ہیں کہ ہڑتال سفید و قائم النار مفرد طور پر فی الجملہ صاف قابل طرح تانبہ کو مثل چاندی کے سفید کردیتی ہے جسمیں بقدر مناسب چاندی ملانے سے وہ بالکل چاندی ہوجاتا ہے۔ صاف اور گداختہ لوہے پر ڈالنے سے لوہے کو مثل چاندی کے سفید زود گداز کرتی ہے اور جدید مبیض وملین صاف رانگ کو مثل چاندی کے یعنی قابل حلال چاندی کے کردیتا ہے اور اگر سفید قائم النار ہڑتال دوسرے مناسب اجزا مثل سیماب چاندی وغیرہ کے ملاکر دوا تیار کی جائے تو بہت جلد اکسیر بیاض یعنی چاندی کی اکسیر تیار ہوتی ہے راقم الحروف نے ہڑتال کو دو طریقوں سے یعنی بذریعہ طبخ و غسل کے اور بذریعہ تصعید کے صرف سفید کیا ہے مگر اس سے آگے عمل کیا فقیر نے اگرچہ تجربہ نہیں کیا مگر فقیر کے خیال کے مطابق ہڑتال کے سفید اور صاف جوہر عکس قمر میں نہایت مفید اور کارآمد ہوسکتے ہیں اور چاندی کا ایسا کشتہ کہ جو ہڑتال کے سفید اور صاف جوہروں کی لاگ سے کیا جاوے وہ یقیناً سیماب کو زیادہ مقدار میں عقد کرے گا اور اس کی گولی آسانی سے نشست کھا جایگی اس بحث کو اب مختصر کرکے ہڑتال کے متعلق چند مستند و قابل فوائد نسخہ جات تحریر کیے جاتے ہیں۔

فوائد و نسخہ جات مستندہ کیمیاوی متعلقہ ہڑتال

ف (۱) ہڑتال کو تنہا خشک کہرل نہ کریں بلکہ ہمیشہ سرکہ وغیرہ سے تر کرکے کہرل کیا کریں۔

ف (۲) ہڑتال کے سفید اور صاف کرنے کے واسطے تمام نمکوں سے بہتر ملح القلی یعنی لونہ بھی ہے۔

ف (۳) سرکہ اور تیل ہڑتال کے مصلح اور عاشق ہیں اور ہڑتال کو بہت جلد سفید و قائم النار خواص کرتے ہیں۔

ف (۴)، ہڑتال ذائب و تہ نشین و سفید جو ہے جو آگ پر گداختہ ہو کر مثل پارہ بلور کے تہ نشین ہو جائے وہ نہیں جو مثل آٹے کے سفید و خشک سفوف ہو۔

نسخہ اول ہڑتال کے سفید جوہر۔

ص۔ ہڑتال کے سفید جوہر نکالنے کے صدہا نسخے ہیں اور فقیر کو بھی اکثر معلوم ہیں مگر یہ نسخہ فقیر کے تجربہ کے موافق تمام تدبیروں سے و آسان ہے اور ہر شخص اسکو کر سکتا ہے۔ ہڑتال طبقی ۱۰ دس تولہ لیکر ہموزن نوشادر کے ہمراہ بذریعہ سرکہ مقطر یا عرق لیموں یا لعاب گھیکوار کے کھرل کر کے خشک ہونے کے بعد وہ مزنج پیالوں میں بند کر کے جوہر اڑائیں اور بعد تصعید کے مصعد اور غیر مصعد کو ملا کر مکرر عمل مذکور کریں یہانتک کہ جوہر نہایت صاف و سفید برآمد ہوں اگر درمیان میں ضرورت سمجھیں تو بقدر مناسب نوشادر اضافہ کریں۔

نسخہ دوم ہڑتال کو بذریعہ غسل کے سفید کرنا

ص۔ ہڑتال کو بقدر ضرورت کے لیکر ہموزن نمک طعام کے ساتھ سرکہ ڈالکر دن بھر کھرل کریں اور رات کو بھوبل کی آگ میں تشویہ کر کے صبح کو آب شیریں سے دھو کر نمک کو دور کریں اور عمل مذکور چند بار کریں یہانتک کہ ہڑتال کی زردی دور ہو کر سفید ہو جائے۔

ف (۵)، ہڑتال سفید یا جوہر ہڑتال صاف کیمیاوی کی شناخت یہ ہے کہ اگر اسکو چاندی کے پترہ پر گرم کر کے ڈالیں تو وہ پترہ سیاہ نہ ہو بلکہ بجائے سیاہ ہونیکے اور زیادہ سفید ہو جائے۔

فوائد و نسخہ جات طبی متعلق ہڑتال

اطبار یونان کے نزدیک ہڑتال تیسرے درجہ میں گرم و خشک اور بوجہ زہر ہونے اکثر اس کا استعمال ناجائز ہے۔ مگر اطبار ہند یعنی اہل وید اس کو مدبر یا کشتہ وغیرہ کر کے اکثر امراض خصوصاً برص و جذام و فساد خون وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں راقم کے تجربہ کے موافق بھی ہڑتال اسوجہ سے کہ اسکا جزا اعظم سنکھیا ہے حمیات نائبہ مزمنہ و امراض جلدی میں مفید ثابت ہوئی ہے اور اسکا کشتہ بھی اکثر امراض بلغمی و سوداوی میں مفید ثابت ہوا ہے جو طبی تجربات میں درج ہے (لطفی حب صنا دہلی)

اعتراض بیجا

مکرم و معظم جناب حکیم محمد بخش صاحب ایڈیٹر مفتاح الاسرار زاد عنایتکم سلام علیکم وعلی من لدیکم کے واضح رائے عالی ہو کہ برائے مہربانی چند سطور کو رسالہ مفتاح الاسرار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر ممنون و مشکور فرمائیے۔

جناب والا ایڈیٹر صاحب۔ التماس یہ ہے کہ راقم نے ہماری مفتاح کی اپنے احباب کو ترغیب دی اور چند رسالہ مفتاح بھی بطور نمونہ دکھلائے گئے جس پر چند صاحبوں نے اعتراض بدیں مضمون کیا کہ تمہاری کمیٹی سنہ ۱۹۰۰ء سے شروع ہے جس کے شروع میں سکرٹری مولانا حصین الدین جونپوری تھے اس کمیٹی کا اخبار الکیمیا زیر ایڈیٹری حکیم دوست محمد خان مالیر کوٹلہ سے نکلتا تھا۔ پس سنہ مذکورہ بالا سے تا حال گویا دس برس کا عرصہ گذرا آپ نے عمل شمسی و قمری اس کمیٹی سے حاصل ہوا۔ ہم لوگ تو کم خرچ اور بالا نشین کے شیدائی ہیں کہ خواہ حلان ہی تیار ہو یا قمر ہو۔ اگر ہماری مراد مذکورہ بالا کم خرچ بالا نشین حاصل ہو سکتی ہے تو ہم کلھم ممبران چندہ مفتاح روانہ کر دیتے ہیں۔ ورنہ یہ کمیٹی آپ کی آپ کو مبارک۔ پس اس طعن آمیز گفتگو کو سنکر ہمارے مہربان اکری و محبی میر صاحب سید ذہانت حسین وصی جوش کے لہجہ میں ان کے کلام کی تردید بدیں مضمون شروع کی اور کہا کہ جناب من یہ کام بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ نہ شعبدہ بازی ہے کہ ہر کس و ناکس کیمیاگر بنجاوے اور ایسے نازک فن کو چھو منتر کر کے دکھلاوے پس جو شخص نہیں پکانا جانتا وہ پلاؤ کس طرح پکا سکتا ہے۔ ہاں اگر کچھ دیکھنا دکھانا منظور ہو تو میں حاضر ہوں حلان کر کے دکھا سکتا ہوں گو کہ اس میں محنت زیادہ ہی ہے مگر پھر بھی نہ ہونے سے اچھا ہے یہ سنتے ہی تمام نے استدعا دیکھنے کی ظاہر کی۔ پس نسخہ معلومہ جناب علامہ صاحب دام عمرہ ولطفہ کا جو نقرہ گندہک سے رنگی جاتی ہے۔ دو یوم کی سخت محنت سے تیار کر کے دکھلایا۔ بعد دیکھنے کے دو اشخاص جو بالکل نئے ممبر تھے انہوں نے ناپسند کیا۔ ایک نے بذریعہ شنگرف اور ایک نے بذریعہ ہڑتال مشمع کے حلان تیار کئے جو نہایت عمدہ تھے۔ پس بذریعہ عریضہ ہذا۔ تمام و کل ممبران و سرپرستان صاحبان سے ملتجی ہوں کہ کم سے کم ایک ہی نسخہ حلان خواہ سرخ و سفید بلا عیب درج رسالہ مفتاح کر کے ممنون فرما دیں۔ جو کہ وقت ضرورت تردید مخالف کے لئے بکار آمد ہو۔ خاصکر جناب

فیضمآب قبلہ وکعبہ علامہ صاحب کی خدمت بابرکت میں مودبانہ التماس ہے کہ جو سعید حلال آپ کے شاگرد نے تعلیم دیا ہے اور وہ کامیاب ہوگیا ہے بذریعہ رسالہ مفتاح الاسرار درج فرماکر پبلک کو ممنون ومشکور فرمادیں۔ والسلام

نوٹ ۔ سعید صاحب آپ کی شکایت قابل غور ہے کیا آپ معترضین احباب میں سے ایک بھی ایسا ہے جو جوڑہ بنا کر دکھا سکے ہم ایسے صاحب عمل کی جو سب سے پہلے متابعت کرنے کو تیار ہیں بلکہ اپنی حسب حیثیت نذرانہ بھی پیش کرنے کو تیار ہیں وہ اپنا عمل نہ بتائیں صرف موزوں مسمی ہی بنا کر دکھا دیں جو سرمیزان کی رو سے ذہب سے مجہول ہو کر معدنی طلا کی شان دکھا دے۔ اگر آپ کے یا ان مشغلہ کی مراد حلال ناقصہ ہے تو ایسے حلال تو شاید ہمارے ادنے شاگرد بھی ایک نہیں بیسیوں بنا کر دکھا سکتے ہیں۔ بات تو اصل یہ ہے کہ باوجود مفتاح الاسرار کی تین سال کی تعلیم کے ابتک بہت سے ناظرین ایسے موجود ہیں جو یہ بھی نہیں سمجھتے کہ جوڑہ کسے کہتے ہیں۔ چاندی یا تانبہ کو سنہرا بنا کر سونے سے ملا دینا اس کا نام جوڑہ ہرگز نہیں ہے یہ تو زرگری ہے اور ایسا فعل علم صنعت جیسے شریف فن سے کوسوں دور ہے نہ اسکو ضمیر پسند کرتا ہے نہ شرعاً جائز ہے۔ اگر آپ کے احباب اسی قسم کی رنگ آمیزیاں دیکھکر مطمئن ہو سکتے ہیں اور اسی شرط میں ہماری کمیٹی میں شامل ہونے پر آمادہ ہیں تو بسم اللہ ہم بھی ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ایسے نسخے جس قسم کے وہ چاہیں ہم دکھانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں آئیں اور ہمارا امتحان کریں۔ ہماری عین خواہش ہے کہ ہماری کمیٹی میں جو صاحب شامل ہوں وہ ہر طرح سے اپنا اطمینان کرلیں اور پھر داخل ہوں۔ آپ شوق سے اپنے احباب سے کوئی چیز بنوا کر ہمکو بھیجیں اور پھر اس کے جواب میں اگر اس سے بہتر ہماری چیز نکلے تو وہ ہماری لیاقت کی قدردانی کریں ورنہ جانے دیں۔ فافہم والسلام۔ (ایڈیٹر)

حکیم علی ضیاء احمد

صنعت و حرفت

غریب خریداران مفتاح کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار

فن کتھہ سازی

عام طور پر کتھہ جو بازاروں میں فروخت ہوتا ہے خالص نہیں ہوتا ہے اس میں کبڑیا مٹی اور ببول وغیرہ کی چھال کا عرق بھی دغاباز لوگ وزن بڑھانے کی غرض سے بہت شامل کردیتے ہیں۔ اصلی کتھہ صرف درخت کھیریا درخت آملہ کی لکڑی سے بنتا ہے کھیر کے جنگل اودھ اور سنٹرل انڈیا میں زیادہ ہیں لہذا کتھہ کا اصلی گھر یہی مقامات ہیں۔ لیکن ہمارا منشا چونکہ غربا کو دستکاری سکھانے کا ہے لہذا ہم ایسا طریقہ لکھتے ہیں کہ جس سے ہر جگہ جہاں تھوڑے بھی کھیر یا آملہ کے درخت ہوں کتھہ بنایا جاسکے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ کتھا بنانے کے لئے جو کھیر کی قسم مطلوب ہے وہ سیاہ کھیر ہے جس کو یہاں بخارہ میں کالا کھیر کہتے ہیں۔ کتھہ بنانے کی غرض کے لئے اول بسولا یعنی لکڑی چھیلنے کا آلہ اور ایک آری اور خیراد ضرور مہیا کرلینا چاہئے کیونکہ ہر کام کے لئے اسکے آلات مخصوص ہیں بغیر اوزاروں کے کسی کام کی تکمیل کی امید رکھنا ایک سودائے خام پکانا ہے اور جبکہ اوزار مہیا کرلئے گئے تو کھیر کا موٹا پرانا درخت جس کی لکڑی اندر سے بالکل سیاہ ہووے خریدنا چاہئے اور اس کے اوپر کی چھال جو کھپرا اینٹ کی طرح کا ہوتا ہے جدا کردیں کیونکہ یہ کسی کام کا سوائے جلانے کے نہیں ہے صرف درخت کی اندر چھال یعنی اوپر کے چھلکے کے نیچے والی چھال اور لکڑی کارآمد ہوتی ہے یہ معلوم کرنا کہ اس درخت میں سے کتھہ زیادہ مقدار میں سے نکلیگا یا کم مقدار میں بہت آسان ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ لکڑی کو بیچ میں سے چیر کر دو ٹکڑے کئے جائیں۔ لکڑی کے بیچ میں جسقدر سفید داغ دھبے زیادہ ہوں گے اسیقدر ان میں زیادہ ہوگا اب لکڑیوں سے بذریعہ خیراد کے باریک ورق اتار دو جن کی موٹائی ڈبل پیسہ

زیادہ نہ ہو اور تمام ٹکڑوں کو فراہم کرکے کسی دیگ گلی یعنی مٹی کے برتن میں بقدر نصف برتن کے بھر دو اور پانی اسقدر ڈالدو کہ لکڑیوں سے اوپر ایک انگشت تیر آوے دیگدان یعنی چولہا پر سوار کرکے نیچے آگ روشن کرو قریب ڈیڑھ گھنٹہ میں لکڑی کا تمام کتھہ پانی کے اندر حل ہو جائے گا کیونکہ یہ بہت تھوڑی سی حرارت سے حل ہو جاتا ہے اور زیادہ تیز حرارت پہونچائی جائے تو اُڑ جاتا ہے گویا یہ بالکل سیماب طبع ہے۔ اسلئے بعض لوگ بجائے آگ پر جوش دیکر کتھہ حاصل کرنے کے صرف بخارات کی گرمی پہونچاکر ہی اپنا مطلب نکال لیتے ہیں جس کی تصویر درج ذیل ہے۔



پانی کے نیچے چولہا کے نیچے آگ جل رہی ہے۔

اس سے ظاہر ہوگا کہ ایک مٹکا میں ۳/۴ حصہ پانی بھر کر اس کو چولہا پر آگ پر سوار کر کر سرپوش گلحکمت سے مستحکم کر کر لکڑی والے مٹکا میں بذریعہ بانس کی نالی کے بخارات پہونچاکر کتھہ کو لکڑیوں سے جدا کیا گیا ہے یہ طریقہ اگرچہ کسیقدر دقت طلب ہے مگر اس طریق سے کتھہ ضائع نہیں ہوتا اور اس میں دوسرا مادہ بھی داخل نہیں ہو سکتا جسکو انگریزی میں ٹینن کہتے ہیں اور وہ سرخ رنگ ہوتا ہے جیسا کہ چمار لوگ ببول کی چھال سے حاصل کرتے ہیں یہ مادہ کتھہ کو بدذائقہ بنا دیتا ہے۔ الغرض تجربہ کے ذریعے سے کتھہ جدا کرنے سے خالص اور زیادہ مقدار میں اعلیٰ قسم کا حاصل ہوتا ہے۔ اب جب لکڑیوں کا کتھہ دونوں ترکیب میں خواہ کسی سے حاصل کیا جا چکا تو ان لکڑیوں کے سرپوش ہٹا کر علیحدہ نکال پھینکو اور اس رنگین پانی میں اسیقدر جدید لکڑیاں ڈالکر خالص پانی بقدر اوپر تیر آنے کے اضافہ کرکے پھر مضبوط سرپوش لگا کر اعادہ عمل سابق کرو اسی طرح سے تین چار مرتبہ مکرر لکڑیاں بدلنے سے وہ پانی گاڑھا اور رنگین ہو جائیگا جسکو ملائم آگ پر پکانے سے کتھہ خالص حاصل ہوگا۔ باقی آئندہ

طبی مجربات

کشتہ ہرتال نافع حمیات نائبہ مزمنہ و امراض جلدی ۔ ہرتال طبقی ایک تولہ لیکر بیس تولہ جنگلی گوبھی کے عرق میں کھرل کر کے قرص بناکر اور قرص کو بوٹی عرق ہمادردوہ کے ثفل میں رکھکر ایک ایک سیر پختہ وزن کے دو اوپلوں میں رکھکر آگ دیں جو سفید رنگ کا کشتہ برآمد ہو اسے محفوظ رکھیں یہ کشتہ ایک چاول سے چار چاول تک شربت بزوری کے ساتھ حمیات نائبہ بلغمی و سوداوی کہنہ میں ۔ اور تولہ بھر مکھن کے کے ساتھ امراض جلدی میں نہایت مفید و مجرب ہے (لطفی صاحب از دہلی)

ایک ہی دوا سب مزاجوں کے موافق نہیں ہوسکتی

بعض لوگ ڈھینگ مارا کرتے ہیں کہ ہم صرف ایک ہی دوا سے سبکا علاج کرتے ہیں اور ہماری ایک ہی دوا شمشیر برہنہ کیطرح سب امراض کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتی ہے اکثر اشتہاروں میں بھی یہی بات دیکھنے میں آئی جیسے جیبی ڈاکٹر گھر کا حکیم ۔ گھر کا وید ۔ اکسیات ۔ روغن کافور وغیرہ وغیرہ کہ مشتہر لوگ اس ایک ہی شیشی سے سب امراض کا علاج کیا جانا ممکن بتاتے ہیں ۔ لیکن میں اس بات کو قائل نہیں وجہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص کا مزاج الگ الگ اور پھر مزاجوں کا درجہ الگ الگ ہے امراض کے اسباب الگ الگ اور اخلاط کے امزاج الگ الگ ہیں پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک ہی دوا گرمی سردی خشکی اور تری سب میں یکساں مفید ہو سکے علاج کا اصول اعلےٰ تو یہ ہے کہ العلاج بالضد یعنی علاج ضد سے ہوا کرتا ہے ۔ مثلاً اگر مزاج میں گرمی بڑھی ہوئی ہے تو سرد دوا دے اور اگر سردی کیوجہ سے کوئی تکلیف [illegible] ہے تو اسکا گرم دوا سے علاج کر دیا تو چلا [illegible] ایک دوا [illegible] کہ ایک وقت میں گرم [illegible] ہو اور سرد بھی ہو وضد بن [illegible] [illegible] نہیں [illegible] شیخ بوعلی سینا [illegible]

[illegible] کوئی ایسی ایک دوا نہیں [illegible] ہر شخص [illegible] کے موافق [illegible]

ترجمہ۔ بدنوں اور دواؤں میں ایک نسبت ہوا کرتی ہے جو بغیر تجربہ کے معلوم نہیں ہوتی لیکن جب وہ نسبت معلوم ہو جاتی ہے تو اس سے بہت بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر بڑے بڑے حکماؤں کو مریضوں کے علاج میں دواؤں کو ردوبدل کرنا پڑتا ہے۔ تجربے سے کوئی نسخہ آجتک ایسا نہیں نکلا کہ سب جگہ بے خطا اثر کرتا ہو۔ یہ اور بات ہے کہ اکثر مفید ثابت ہوا ہو۔ اگر مفید ثابت ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کہیں خطا نہیں کرے گا یہی ایک دوا کسی کو نفع کرتی ہے اور کسی کو نقصان اور کسی کی طبیعت اسے قبول ہی کرتی جسکا سبب اختلاف مناسبت امزجہ جزیہ ہے مثلاً تجربوں سے دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص کو سونف و گلقند دیا گیا تو باوجود اس مرض کا علاج ہونے کے بادیان اور گلقند مضر پڑا اور دوسرے مریض کو اس کے لواحقوں نے بھولے سے پلاو زردہ کھلا دیا جو از روئے علاج اس کے لئے سخت مضر تھا مگر وہ مریض بھلا چنگا ہو گیا تو جب قدم قدم پر طبیعت کو ٹھوکریں اور تجربہ کا ہاتھ تھام کر چلنا پڑتا ہے تو یہ ناموزوں دعوے کیسے چل سکتا ہے کہ وہ ایک ہی دوا سے سب کا علاج کر سکتا ہے اور اس کو مختلف نسخوں کے اس کے ردوبدل کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی یا دوسرے معنوں میں ایک ہی دوا سب امراض میں برابر فائدہ بخشتی چلی جاتی ہے۔ محض غلط دعوے اور محض ناممکن بات اگر کوئی یہ کہے کہ ایک ہی دوا تمام سب بدنوں کیساتھ فائدہ ضرور کرتی ہے اور ایسا ہوتا دیکھا گیا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ وہ بدن کے کیا چیز ہے۔ مختلف دوائیں جو بدنوں کے نام سے ادل بدل کیجاتی ہیں۔ مزاجیب تھا کہ وہ ایک دوا سبکو پانی کے ساتھ یا کسی ایک مقرر کردہ بدرقہ کیساتھ دیجاتی اور پھر فائدہ کرتی مگر ایسا نہیں نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ بقراط سے لیکر آج تک جسقدر بڑے بڑے نامی حکیم گذرے ہیں کیا یونانی طبیب اور کیا انگریزی ڈاکٹر اور کیا ہندی وید سب اس بارہ میں متفق ہیں کہ صرف ایک دوا کل امراض کا علاج نہیں ہو سکتی اور نہ کسی قرابادین میں کسی بزرگ کا ایسا اختراع کیا ہوا نسخہ دیکھنے میں آیا ہے ہاں چند بعض دوائیں بہت سے امراض کیلئے مفید بتائی گئی ہیں مثلاً حب سکین نواز یا گھوڑا چالی یا حب مسیحا یا امرت دھارا یا انجبات وغیرہ وغیرہ مگر ان کے ہمراہ ہر مرض کے لئے الگ الگ بدرقے مقرر ہیں جیسے ہر ایک

بابت وہیں آپڑتی ہے کہ صرف ایک دوا مفردہ کل امراض کو مفید نہیں ہو سکتی۔

راقم غلام نبی صاحب

نوٹ۔ حکیم صاحب آپ کا خیال سراسر غلط ہے۔ اکسیری دوائی وہی ہے جو ایک ہی دوا تمام امراض کو مکتفی ہو سکے مثلاً ایک اکسیر کامل ہوتی ہے جو خاص اور اسرب وجست ولوہا وغیرہ کو کامل سونا بنا دیوے۔ اسوقت ہمیں ایک واقع یاد آیا ہے وہ یہ ہے کہ موضع نگر ٹھٹھہ میں ایک حکیم حاذق تھے ان کے پاس ایک مریض کسی مرض لاعلاج کا آیا حکیم صاحب نے مرض لاعلاج سمجھ کر جواب دیدیا مریض مایوس ہو کر چلا گیا راستے میں ایک فقیر صاحب سے اسنے ذکر کیا انہوں نے چند قطرے اکسیر کے قصب پر لگا دیے اور کہا کہ بقدر ایک تل کے اسمیں سے کھا لو۔ اور باقی ہر قسم کے مریض کو دیتے رہو اس سے ہر ایک مرض جاتا رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہم ایک مضمون اپنے کسی رسالہ میں لکھ چکے ہیں کہ ایک ہی اکسیری دوائی تمام امراض کی دوا ہو سکتی ہے۔ (ایڈیٹر)



نمک سلیمانی کا ایک پر اثر نسخہ

نمک سلیمانی آجکل عام طور پر مطبوں اور دواخانوں میں بنایا اور برتا جاتا ہے اور اسکے متفرق نسخہ تمام قرابادینوں میں درج ہیں چنانچہ ایک وقت میں ہم بھی ایسے ہی نسخوں کو استعمال کرتے تھے۔ ایک صاحب جو ملنے والے ایک دن کہنے لگے کہ بعض بعض نسخوں میں صرف خفیف سی بات رہجانے سے دوا کی قوت میں بڑا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ انہوں نے اس دعوے کے ثبوت میں دو نسخے پیش کئے ایک تو روغن کافور دیو رینڈ وغیرہ جو مختلف ناموں سے آجکل عام طور پر فروخت ہو رہا ہے۔ دوسرا نمک سلیمانی جسکا نسخہ معہ ترکیب آج ہم ناظرین کی نذر کرتے ہیں اس نمک سلیمانی کو برتنے پر اس کے بے انتہا فوائد معلوم ہونگے۔ گو یہ نسخہ بھی ایک نہ ایک طبی کتب میں درج ہے لیکن صرف بنانے کی ترکیب میں کچھ جدت کی گئی ہے جس سے نسخہ بہت ہی زیادہ قوی اور مفید ہو گیا ہے۔ ابھی ابھی انہی دنوں میں ہمارے دواخانہ میں یہ نسخہ نہایت محنت سے تیار ہوا ہے۔ اور قیمت بھی صرف ۶/ فی شیشی رکھی گئی ہے جو دیگر اسی نام کی دوا سے مقابلتاً قیمت میں کم اور منفعت میں بہت زیادہ ہے۔ ہمارے ناظرین جو مشتہی اور ہاضم اور مقوی معدہ دواؤں کو استعمال کیا کرتے ہیں وہ شوق سے اس نسخہ کو بنا کر فائدہ اٹھادیں نسخہ مذکور یہ ہے :-

ھو۔ نمک اندرانی ۵ تولہ۔ نمک لاہوری ۵ تولہ۔ سوہاگہ بریاں ۵ تولہ۔ نوشادر ۵ تولہ۔ نمک طعام ۵ تولہ۔ افتیموں ۵ تولہ۔ سنبل الطیب ۵ تولہ۔ بہرا منگ ۵ تولہ۔ زیرہ سیاہ ۵ تولہ۔ زنجبیل ۵ تولہ۔ اصل السوس ۳۰ ماشہ۔ دارچینی ۳۰ ماشہ۔ انیسون ۲ تولہ۔ زیرہ سفید ۳۰ ماشہ۔ مغز تخم کسم ۳۰ ماشہ۔ مرچ سفید ۱۰ ماشہ۔ اذفرکی ۱۰ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۱۴ ماشہ۔ اجمود ۱۴ ماشہ تمام ادویات کو بریاں کر کے مدبر کریں اور تمام ادویہ کو کوٹ پیس سفوف بنالیں جملہ امراض شکم کے لئے نہایت مفید ہے۔

مقوی معدہ اور دیگر ادویہ کے ہمراہ مختلف امراض میں نہایت سود مند ہے اب اس نسخہ میں صرف نوشادر ... کرنی ہے اور وہ بھی ... کہ اسکا ... کرامت ... جو ... لینے میں ... بازاری نوشادر ... ہے ... اسے

ہیں اور نمک جسقدر ہیں ان کو پانی میں محلول کرکے نرم آنچ پر کشتہ کرنا ہے۔ خیال رہے کہ آنچ تیز نہ ہو یہ عمل سات مرتبہ کرنا ہے اور بس نمک کو عقد کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ نمک محلول کو کسی مجلے ظرف میں یعنی چینی کے برتن میں آگ پر رکھ دیا جاوے جبوقت پانی کی سطح پر جھیلی جمے برتن کو اتار لیا جاوے اور پانی نتھار کر منجمد نمک کو نکال لیں پانی نتھارے ہوئے کو پھر نرم آنچ پر رکھیں جب سطح پر جھیلی جمے پھر اتار لیں اسی طرح تمام پانی کو بستہ کرلیں یہ نمک نہایت پاک اور مصفا ہوگا اب اس نمک کو کوزہ گلی میں بند کرکے تیز آنچ میں پھونکدیں تیار ہے یہ نمک جوہر نوشادر نسخہ بالا میں شامل کرکے سفوف بناکر محفوظ رکھیں اسی دوا کا نام نمک سلیمانی ہے جو عام طور پر مشہور ہے۔ (ایڈیٹر)

کیا مفتاح الاسرار کی سالانہ قیمت زیادہ ہے

رسالوں کی قیمت کا انحصار اتنی اشاعت سے زیادہ اشتہارات پر ہے۔ اشتہارات فی زمانتا دوائیوں کے رائج ہیں جنکا مفتاح جیسے پرچہ میں اندراج نامناسب ہے اسلئے بجز ایک اشتہار کے مفتاح میں اشتہارات کا وجود ہی نہیں ہے۔ آجکل اشتہار بازوں نے بہت سے رسالے جاری کر رکھے ہیں جن میں مضامین تو برائے نام صرف اشتہارات کی بھرتی دیکھی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے رسالوں کی قیمت خواہ کتنی ہی کم ہو ان کی حیثیت محض اشتہار سمجھنی چاہیئے ایسے اشتہار کتابی صورت میں تو بڑے تیز صرفہ سے یورپ امریکہ اور ہندوستان سے بھی اکثر نکلتے رہتے ہیں اور بلا قیمت ملتے ہیں اس لحاظ سے ہم مفتاح ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں کہ علمی رسالوں کیساتھ اشتہاری رسالوں کا مقابلہ کرنے میں اس امر کا خیال رکھیں اور محض قیمت کی کمی سے غلط فہمی میں نہ پڑیں۔ اگر ہمارے ناظرین اشتہارات کی کثرت کو برا نہ سمجھیں اور اس طرح سے اس کی قیمت کو کم کرنے کا مشورہ دیں تو ہمیں ایسا کرنے میں بھی عذر نہ ہوگا

(منیجر)

متفرقات

ڈائری عمل شنگرف

اگر چہ دارالتجارب کے کام بند ہیں مگر بعض بعض اعمال کو جاری رکھا گیا تھا الحمدللہ شنگرف شیر مدار والا درجۂ شمع کو پہونچ گیا ہے۔ چاندی کے پترہ پر پھیلتا ہے اور چاندی کو رنگ بھی دیتا ہے جس سے چاندی قابل حملان کے ہوگئی ہے گویا یہ مرحلہ حلانی طے ہو چکا ہے۔ اب عمل بند ہے کیونکہ عرق مدار ختم ہوگیا ہے ورنہ اسی شنگرف شمع کو محلول کرکے اکسیر کے درجہ پر پہونچایا جاتا۔ والسلام

ڈائری عمل فولاد مرکب بہ سیماب

اب فولاد کو بدستور سابقہ شراب برانڈی میں کھرل کرکے مصعد کیا جاتا ہے اسوقت ۹۰ تصعیدات ہو چکی ہیں فولاد کا وزن اب ۲۹ تولے ہے سیماب بہت کم مصعد ہوتا ہے رنگ فولاد کشتہ کا نہایت خوشرنگ ہے یعنی گلنار کی طرح ہے

ضرورت

چونکہ مفتاح الاسرار کو موجودہ حالت سے بہتر بنانے کی تجویز قرار پا چکی ہے اس لئے ضرورت ہے کہ ہمارے مضمون نگار بھی اپنے مضامین میں پوری دلچسپی کا اظہار فرمایا کریں۔ اچھے مضامین کی اجرت بھی دیجا سکتی ہے مضامین عام فہم اور مفید عام ہونے چاہئیں ایسے مضامین جن سے صرف رسالہ کے اوراق سیاہ ہوں محض بیکار ہیں

دوسری ضرورت

اسی سلسلہ میں ایک قابل منیجر کی بھی ضرورت ہے جسکو اس کام کا پہلے تجربہ ہے اس کو ترجیح دیجاویگی تنخواہ حسب لیاقت درخواست معہ مختصر کیفیت قابلیت جلد آنی چاہئیے۔ (ایڈیٹر)

سیمیا

(از جناب مولانا مولوی محمد ابو مستقیم علی خانصاحب روحی)

بحث جملہ عزائم و ضمارات سیمیاوی

واضح ہو کہ علوم مکتومہ صفحہ ہستی سے قریب قریب معدوم ہوتے جاتے ہیں اور علوم جدیدہ انگلشی کا سیکھنا سکھانا زمانہ کی ضروریات سے فرض العین ہو گیا ہے یہی وہ وجہ وجیہہ ہے کہ علوم مکتومہ کا ذکر و فکر لاطائل ہو گیا ہے بلکہ ان کے ابطال میں سعی کی جا رہی ہے ان کے مقر و مقبل کو مالیخولیا اور جنون و خبط کا خطاب ملتا ہے کیونکہ اول تو خود علم عربی ہی معرض زوال میں ہے دوم علم مکتومہ مانند کیمیا۔ ریمیا۔ سیمیا و ہیمیا وغیرہ کا کسیقدر اشارہ و کنایہ سے بعض کتب زبان عربیہ میں بہ نسبت دیگر السنہ کے زائد درج ہے جس حالت میں زبان عربی سے ناواقفیت ہو گی تو اس زبان میں جو کچھ اشارہ و کنایہ سے بیان کیا جائیگا وہ نہایت ادق ہوگا۔ بس فیصلہ ہو گیا۔ اللہ تعالے اپنا رحم فرمائے اسوجہ سے فلسفہ الٰہی کہ جو عبارت ذات و صفت و فعل حق سبحانہ سے ہے اور طلبا راہی کا اس سے منفعت حاصل کرنا کیمیا اور یہی غایت و نتیجہ حصول علم مکتومہ سے ہے اور اسکا وجود بوجوہات متذکرہ بالا تقریباً معدوم ہو چلا ہے اس ضرورت کے پورا کرنے کے لئے ہمنے واسطے اپنے ہمنیاوں کے برخلاف عقائد ارباب علوم جدیدہ کے کسیقدر اپنی دانش و بینش کے موافق اسرار علوم مکتومہ کے مقاصد و مسائل کو کتب عربیہ سے اپنے عندیہ میں نہایت صحت کے ساتھ اردو زبان میں بدون مادی تعلیم کے ترجمہ کر دیا ہے تاکہ ناظرین مفتاح ایک جدید علم سیمیا کے نکات سے مطلع ہو جاویں کہ ان علوم مکتومہ کے جاننے والے اور اس سے منفعت حاصل کرنے والے ہمارے ہی بنی نوع حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے گذرے ہیں نہ کوئی فرشتہ یا جن پری و دیو تھے اور نیز چونکہ زمانہ ہذا کے ارباب علم کی ہمتیں قاصر ہو گئی ہیں اور کسی عمل و شغل کی شروط کو تحقیق ہیں اور اس کے موانع سے فراغ میں کامل طور پر سعی نہیں کر سکتے ہیں اسوجہ سے نتیجہ مطلوبہ بھی مفقود رہتا ہے اسلئے ہمنے طرز بیان [illegible]

انہیں سیمیاوی اعمال کو بیان کیا ہے کہ جو متقی پرہیزگار کو ادنے درجہ کی ریاضت سے منافع جلیلہ پہونچا سکیں اور اس مقصد کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے کہ زیادہ تر علم خواص اشیائی اور افراد موالید ثلثہ کے افعال و خواص بالخاصہ کو علم سیمیا کے پیرایہ و مذاق صحیحہ میں اظہار کیا جاوے جس کی وجہ سے جملہ حاجات البشری کا تسخیر حب و بغض و حصول رزق حسنہ و طلب عزت و جاہ و تسخیرات قلوب بنی آدم و بنات حوا وغیرہ وغیرہ مسائل و عملیات کو مجرد خواص بالخاصہ اشیائے نباتی و حیوانی و جمادی کے بطور قوت علم سیمیاوی کے بیان کر دیا جاوے تاکہ ہر ایک شخص بنی آدم میں سے بدون لحاظ ملت و مذہب خود کے اس کے علم و عمل سے مستفید ہوسکے اور اس کے حصول مراد میں نہایت سہولت و آسانی ہو جاوے بلکہ اسے حصول مقاصد و منافع مذکورہ بالا میں جملہ ریاضات شاقہ کا سامنا نہ پڑے۔ صرف اجزائے مطلوبہ منجملہ افراد موالید ثلثہ کے فراہم کر کے ایک خفیف عمل کے ذریعہ سے فوراً کامیاب ہو جاوے اور نیز وہ بعض ارباب ہمت کہ جو محنت و مشقت کے عادی و خوگر تو ہیں مگر کسی عمل و شغل کو بسبب عدم دلچسپی کے مکمل نہیں کر سکتے تو وہ بھی ان مسائل و مقاصد سے مطلع ہو کر ہر ایک عمل بالخاصہ متعلق علم الخواص کے معہ شمول تاثیر اسمار الہی کے مستخرج کر کے یعنی ایک معمولی تنتر لومنتر کی قوت اثر فعل سے دو چند و سہ چند قوی الاثر کر کے اپنے عمل مخصوصہ سے اپنا مقصود و مطلوب باسانی حاصل کر سکتے ہیں اس علم سیمیا کے عملیات کو محققین عارفین نے چند عزائم و اقسام مانند عزیمت خنقیطری و عزیمت برتہیۃ و عزیمت دہروفیہ و عزیمت سورہ والشمس و عزیمت کواکب سبعہ وغیرہ کے اور جمیع اعمال حروف ہجا کے معہ انکے اضمارات یعنی قوت روحانیت باطنی حروف ہجا کی مقرر کر دئے ہیں اور علم الحروف ایک ایسا وسیع علم مانند دریائے ناپیدا کنار ... ہے کہ جس کا طول و عرض و عمق بے پایاں ہے لیکن ہمنے ناظرین مفتاح کے لئے صرف ایک عزیمت خنقیطری و اضمارات حروف ہجا پر اکتفا کیا ہے کہ جو علم سیمیا کی جان و لب لباب ہے جس کے لئے عامل کو معہ شروط عملیات کے سوا لاکھ بار عزیمت خنقیطری کی تلاوت کرنا پڑے گی اور کل ۲۸ یوم حروف ہجا کے معہ اضمارات کے نصاب ادا کرنا پڑے گی بعد ازاں ہمیشہ کے لئے راحت ہی

راحت ہے اور پھر کوئی عمل سیمیا کا بے اثر واقع نہ ہوگا البتہ اسمار کوکب قمری کی تلاوت
ہمراہ تلاوت حروف تہجی کے لازمی امر ہے علاوہ حصول مقاصد کے جمیع اعمال سیمیاوی
تہذیب اخلاق انسانی میں ہر دن کسی خوف و خطر رجعت وغیرہ کے بے نظیر پر
تاثیر واقع ہیں جسکا انکشاف بعد عمل کے خود بخود منکشف ہو جاوے گا اس خاکسار
نے ایام ریاضت صوفیانہ میں بطور امتحان کے ایکدن ادنے درجہ کا عمل سیمیاوی
تلاوت کیا تھا کل ۲۸ یوم میں جس مقصد کے لئے یہ عمل کیا گیا تھا فوراً حاصل ہوگیا
اور دو سال تک متواتر گاوے گا واشراق عالم ناسوت کا اسقدر ترقی پزیر ہوگیا تھا
جس سے حدوث فتن صعبناک کا قوی اندیشہ ہوگیا جس کے سبب سے کرر عمل معلوم کو
منقلب کر کے تلاوت کیا گیا تو بدقت وہ سابقہ حالت سلب ہوئی تھی فافہم والسلام۔

نکتہ۔ واضح ہو کہ عزیمت حنقیطری کو عزیمت لفظ بھی کہتے ہیں اس علم کی تلاوت
صرف اسیقدر مقرر ہے کہ جس مدت میں یہ عمل سوالاکھ بار ۱۲۵۰۰۰ مرتبہ ہو جائے
مگر ایام تلاوت بخلوت حمولت کے طاق عدد ہونا چاہئے اور بخور جملہ حروف ہجا کے
منسوب لیکر کوٹ پیکر چوب بقدر کنار روشتی بناکر پاس رکھے اور وقت تلاوت کے
سلسلہ بخور کا منقطع نہ رکھے پہلے ہی ہفتے سے ورود روحانیات کا حسب استعداد
خواب و بیداری میں ہونے لگے گا اگر کچھ محسوس ہووے تو بذریعہ رابطہ شیخ خود کے
اس کی نفی کردے فوراً وہ خوف کافور ہوگا اور اکثر شبانہ یوم مختلف انوار و روشنیاں
نمایاں ہوا کریں گی اور طبیعت عامل عمل کی مست و مخمور مگن رہا کرے گی اور جب
ایام خلوت کے ختم ہونگے تو ایسا معلوم ہوگا کہ تمامی دنیا مجھ پر چڑھ آئی ہے عامل
اسکا کچھ خوف نہ کرے اور تکبیر کہنے میں مصروف رہے اور وقت تلاوت کے یہ
حالت حادث ہو تو ورد کو باواز بلند تلاوت کرے حتیٰ کہ وہ ہجوم ۲۸ کروڑ ملائکہ علویہ
کا ختم ہو جاوے اسوقت صرف ایک گرہ نور مانند قرص قمر کے تاباں و درخشاں باقی
رہے گی پھر اس قرص میں سے ایک شاندار ملک موکل جملہ موکلین کا سردار برآمد ہو کر عامل
کے روبرو حاضر ہوگا عامل جملہ عملیات سیمیاوی میں اس سے مدد لینا سوال کرے
وہ قبول کرے گا پھر وہ بعد چند شروط کے اقرار کرکے غائب ہوگا۔ فافہم والسلام

نوٹ مخفی نہ رہے کہ اصل اصول جملہ حروف ہجا کا حرف الف ہے اور

اصل الف کی نقطہ ہے اور نقطہ عین وجود حق تعالےٰ کا ہے اسی کے بارہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ العلم نقطۃ وکثرہا جاہلون یعنی علم لدنی ایک نقطہ ہے اور جاہلوں نے کثرت میں پھیلا دیا ہے اب یہ مقام غور ہے کہ جب اس نقطہ کی حقیقت مسخر و مطیع ہوجاوے گی تو وہ عالم مورد اسم اعظم حق تعالےٰ کا ہو جاوے گا۔ اور جو کچھ اوصاف حقانی سر ایجاد و افنا و قیام ربوبیت میں ہیں ان سے تخلق حاصل ہوگا کہ جو تمامی ریاضت سلوک عارفین کا نتیجہ و خلاصہ ہے کیونکہ یہی جملہ موجودات عالم از عرش تا تحت الثریٰ کی جان ہے اگر اس کی تعریف و توصیف و تفسیر کی جاوے گی تو تا قیامت کبریٰ ختم نہ ہوگی اسی سبب سے جملہ اہل ہندسہ و اقلیدس اور تمامی ارباب فلسفہ کے اس نقطہ کی تعریف و حد میں حیران و سرگردان ہیں اور آجتک کوئی قول فیصل تعریف نقطہ میں واقع نہیں ہوا اور اسی نقطہ مبہمہ پر علم رمل متفرع ہے اور علم جفر کی حقیقت بھی اسی نکتہ پر جاکر منتہی ہوتی ہے اس نقطہ کی حقیقت سے بجز صاحب علم لدنی کے کوئی دیگر کسی ذوی العقول سے واقف نہیں ہو سکتا بلکہ یہ نقطہ علوم نبوت انبیاء علیہ السلام میں سے مانا جاتا ہے جسقدر مجکو اپنے شیخ قبلہ و کعبہ سے علم نقطہ اور اس کے طفیل میں علم الحروف حاصل ہوا ہے بہ سبب خوف فتنہ کے اور باعث افشائے اسرار ربوبیت سکر وہ کلفہ سینہ سے سفینہ میں نہیں لا سکتا اور نیز در حقیقت یہ علم نقطہ کا کما حقہ سینہ سے کسی طرح بھی سفینہ میں نہیں آسکتا البتہ ایک سینہ سے دوسرے سینہ میں انتقال ہو سکتا ہے اور یہی سنت الٰہی انبیاء علیہ السلام سے دنیا میں جاری چلے آئے ہیں اور بعد ختم منصب نبوت کے سلسلہ اسکا اولیا ثقات میں جاری ہے جسکے لیے قابلیت و استعداد و طویل مدت کی صحبت پیر طریقت کی ضرورت ہے

محرم دولت نہ بود ہر سرے
بار مسیحا نکشد ہر خرے

باقی دارد

علمی معلومات

(۱) تناسب دن رات:

الف۔ آفتاب کے وقت طلوع کو دو چند کرنے سے رات کا اندازہ ہوتا ہے مثلاً اگر آج آفتاب سات بجے طلوع ہوا ہے تو رات چودہ گھنٹہ کی ہوگی۔
آفتاب کے وقت غروب کو دوچند کرنے سے دن کا اندازہ ہوگا۔ مثلاً اگر آفتاب پانچ بجے غروب ہوا تو دن دس گھنٹہ کا ہوگا۔

(۲) زرنیخ زرد طبقی کو ابرق کے دو اوراق کے درمیان رکھکر اطراف اوراق کو آرد گندم سے کپڑا بذریعہ پانی کے خوب تر کر کر بند کردیں اور کپڑا اور آرد گندم خشک ہونے پر کوئلہ کی آگ پر رکھیں پگھلکر سرخ ہو جاوے گی اور ابرک میں سے اڑ کر نہیں جاوے گی۔

(۳) سم الفار سفید کو تابہ آہنی پر رکھکر باغی بیری کی لکڑی کی آگ دیجاوے تو سم الفار نہیں اڑتا۔

(۴) تانبا کو تپا تپا کر بوٹی مینڈ ہانگی کے عرق میں بجھایا جاوے تو مثل بتاشہ کے پھول جاتا ہے اور مثل سونے کے نرم یعنی زود گداز ہو جاتا ہے۔

(۵) شیشہ یعنی کانچ سفید۔ کشتہ بیضہ مرغ اور نمک طعام ہموزن کو سفیدی بیضہ مرغ سے خوب باریک پیسکر تانبہ کے پترے پر ضماد کرکے بعد خشک ہونے کے گلادیں سفید لاثانی ہوگا۔ (ماسٹر ہزنت سنگھ صاحب)

ضمیمہ نافع المبتدی

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت قبلہ مولینا روحی صاحب نے اپنے مستند نسخہ اکسیر اعظم کو بطور ضمیمہ نافع المبتدی شائع کرانے کا وعدہ کیا تھا اس نسخہ کے متعلق تمہیدی مضمون مفتاح الاسرار میں نکل چکا ہے۔ حضرت موصوف نے نسخہ معہ تدبیر عمل مفصل لکھکر بھی ہمارے پاس بھیجدیا ہے لیکن ہمنے اسوقت تک عمداً اس نسخہ کو شائع نہیں کیا صرف اس خیال سے کہ ہماری رائے میں ابھی ایسے جلیل القدر اور مہتمم بالشان

نسخہ کے عام کرنے کا وقت نہیں آیا۔ ہمارے ناظرین ابھی علم المیزان کی تعلیم سے ہی بہرور نہیں ہوئے تو ایسی اکسیر اعظم کے اعمال کی تعلیم قبل از وقت ہے اسمیں شک نہیں کہ یہ نسخہ یقینی صحیح اور درست ہے ہمارا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس سے بہتر اور عمدہ نسخہ اور نہیں ہو سکتا لیکن اس کی تکمیل اور عمل ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ البتہ اگر ہمارے ناظرین میں سے خاص خاص حضرات جن کو اس علم سے پوری موانست ہے وہ اس عمل کے کرنے کا عزم رکھتے ہوں اور ہمیں یقین دلا دیں کہ وہ ایسے معرکۃ الآرا نسخہ کے کرنے کی قابلیت اور اہلیت رکھتے ہیں تو ہم خوشی سے اس تمام عمل کو مفتاح میں درج کر دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ خواہ مخواہ یونہی ایسے نسخے کا اندراج اس کی صریح بے قدری ہے۔ ہاں ہم یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ اسکا ہر ایک رکن علیحدہ علیحدہ بھی فی نفسہٖ اکسیر سے کم صفات نہیں رکھتے رکن اسکا تیار ہونے پر بیکار نہیں جا سکتا۔ (ایڈیٹر)

انعام

آج ہم ایک نئی لیکن نہایت مفید تجویز آپ کے سامنے اس امید سے پیش کرتے ہیں کہ ناظرین اس میں حصہ لیں اور خود بھی فائدہ اٹھاویں اور اپنے دیگر بھائیوں کو بھی مستفیض کریں دس دس روپیہ فی کس کے حساب سے ایک فنڈ کھولا جاوے جسکا نام انعام فنڈ ہو۔ اس کی غایت یہ ہو کہ اس رقم میں سے صاحبان تجربات کو معقول انعام دیا جایا کرے جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہو اور بلا بخل اپنے مجربات پیش کریں۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ بخل کا مرض تا حال بدستور پھیلا ہوا ہے اور اسکا ازالہ ابتک نہیں ہوا۔ تبادلہ خیالات گو ترقی کا زینہ ہے لیکن یہ صرف یوروپ و امریکہ کے سمجھدار لوگوں کے لئے کھلا ہوا ہے ہمارے ہندی بھائی اس راستہ سے بھی گریز کرتے ہیں اگر ہمارے برادران کے تجربات الگ جگہ پہ جمع ہو جاویں تو یقیناً اتنے بڑے بڑے نتائج ظہور پا سکتے ہیں۔ اور سر دست ہاتھ پاؤں جو الگ الگ پڑے ہیں ملکر ایک نہیں بلکہ کئی مفید جسم بن سکتے ہیں لیکن افسوس کہ اس عظیم الشان بات کو ہمارے بھائی بالکل نہیں سمجھتے ہر ایک اپنے تجربہ کو خواہ وہ تجربہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو چھپاتا ہے اور لطف یہ کہ خود بھی

اسے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ خفیہ خفیہ اس جستجو میں ہے کہ اس سے کام لینے کا کوئی راستہ ملجاوے لیکن یہ نہیں سمجھتا کہ یہ بدنیتی اور خود غرضی ہی اس کی کامیابی میں حائل ہے اگر وہ اپنے خیالات منکشف چھپا رکھنے سے اسے کچھ نفع نہیں پہونچتا اپنے برادران پر صاف دلی سے ظاہر کردے تو عجب نہیں کہ اس کی نیک نیتی سے کوئی دوسرا بھائی متاثر ہوکر اس کی آرزو پوری کرنے کے لئے کچھ ظاہر کردے۔ جبتک تم خود بخیل ہو تمکو اپنی نیت کا بدلہ۔ بقول الاعمال بالنیت ملتا ہے اور تم کبھی کامیاب نہ ہوگے ہماری موجودہ تجویز اسی نرابی کو دور کرنے کی درپردہ تدبیر ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اپنا ذاتی تجربہ ظاہر کرے اسے انعام فنڈ میں سے انعام دیا جائے۔ مثلاً جو شخص سیماب قائم کرنا بتاوے اُسے ایکسو روپیہ انعام ملے۔ جو مس لاطلا کردے اسے ۵۰ روپئے انعام دیا جائے وغیرہ۔

اگر اس تجویز کو آپنے منظور کیا تو ہم ہر اشاعت میں ایک نہ ایک انعام کا اعلان کردیا کریں گے جو ترکیب تصدیق میں مجرب ثابت ہوئی وہ ہر ایک ممبر کو پہونچتی رہیگی جب متعدد تراکیب جمع ہوکر ان سے کوئی عمل مکمل ہوسکیگا تو وہ عمل تجربہ میں لاکر ہر ممبر کو پہونچایا جائیگا۔ اس سے ہر ممبر کے پاس متعدد مجربات اور متعدد مجموعی اعمال جمع ہو جائیں گے چنانچہ ہم اس اشاعت میں اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص کا فور قائم النار کی مجرب ترکیب پیش کرے اسے پچاس روپیہ انعام دیا جائیگا۔

اگر کسی ممبر کو کسی چیز کی ضرورت ہے اسے اختیار ہے خواہ وہ ہمیں مطلع کردیں خواہ اپنی طرف سے انعام مقرر کرکے اپنی ضرورت کا اعلان کردے۔ اُمید ہے کہ اس مفید تجویز کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جاوے گا۔ (ایڈیٹر)

تکلیف معاف

مہربانی فرماکر اپنے احباب و دیگر شائقین صنعت و حکمت جو آپ کے دائرہ واقفیت میں ہیں ان کے نام اور پتہ کی فہرست دفتر مفتاح الاسرار میں بھیجکر مشکور فرمادیں۔

(منیجر)

